

38205 - روزہ دار کا کم مقدار میں عمداً قیئ کرنے کا حکم

سوال

کیا تھوڑی مقدار میں عمداً قیئ روزے کو فاسد کر دیتی ہے؟ جو کہ قیئ اور تھوک کے مابین سی تھی، گزارش ہے کہ حکم کی وضاحت کی جائے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

کھانے وغیرہ کا پیٹ سے باہر نکلنے کو قیئ کہا جاتا ہے، لسان العرب میں ہے "التقیؤ پیٹ میں پائی جانے والی اشیاء کو جان بوجھ کر باہر نکالنے کا نام ہے" دیکھیں لسان العرب (1 / 135)

روزہ فاسد کر دینے کے متعلق اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تو کسی شخص نے قیئ جان بوجھ کر کی تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اس پر اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا لازم ہے، لیکن اگر قیئ اس پر غالب آجائے اور اس کے اختیار کے بغیر کی ہی قیئ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کچھ نہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (38023) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے۔

اور اگر کسی بیماری کی بنا پر اسے قیئ کرنا پڑے اور قیئ اس کے علاج میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہو تو جان بوجھ کر قیئ کرنا جائز ہے اور اس کے بدلے میں اسے رمضان کے بعد ایک دن کی قضاء کرنا ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں اس کی گنتی پوری کرے البقرة (185)

صحیح تو یہی ہے کہ قیئ کی مقدار کم ہو یا زیادہ اس میں کوئی فرق نہیں، لہذا اگر کسی نے جان بوجھ کر عمداً قیئ کی اور تھوڑی سی چیز کا اخراج بھی ہو گیا تو اس کا روزہ ختم ہو جائے گا، "الفروع" میں ہے کہ:

"اور اگر اس نے جان بوجھ خود قیئ کی تو کوئی بھی چیز قیئ میں نکل آئی اس کا روزہ ختم ہو جائے گا کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے: (جس کو قیئ خود بخود آئے اس پر کچھ نہیں اور جس نے عمداً جان بوجھ کر قیئ کی وہ قضاء کرے) دیکھی: الفروع (3 / 49)

یہ حدیث ابوداؤد (2380) اور ترمذی (720) نے روایت کی اور کہا ہے کہ اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لیکن تھوک اور قیئ میں فرق ہے، لہذا تھوک اور بلغم وغیرہ پیٹ سے نہیں آتیں اس لیے ان کے اخراج یا تھوکنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن قیئ تو پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اسے نکالنے کو کہتے ہیں جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

واللہ اعلم .